سائنسی نظریات کے تغیّر کی سمت

فلسفیوں اور سائنسدانوں کے نظریات کا بدلنا نہایت مفید اور اہم ہے۔ کیونکہ وہ بدل بدل کر درستی کی طرف آتے رہتے ہیں جب نئے علمی حقائق دریافت ہوتے ہیں اور کوئی نظریہ جو پرانے علمی حقائق کی تشریح اور تنظیم کے لیے پہلے کافی سمجھا گیا تھا ان کی تشریح اور تنظیم کے لیے کفایت نہیں کرتا تو فلسفی اور سائنسدان دونوں مجبور ہوتے ہیں کہ اس کی جگہ دوسرا نظریہ قائم کریں جو تمام نئے اور پرانے علمی حقائق کی تسلّی بخش تنظیم اور تشریح کرتا ہو۔

اس کی مثال روشنی کا نظریۂ امواج ہے جسے سب سے پہلے ۱۶۶۵ء میں ہوک (HOOKE) نے پیش کیا تھا بعد کی دو صدیوں میں یہ نظریہ ان تمام حقائق کی کامیاب تشریح کرتا رہا جو اس کے سامنے آتے رہے حتیٰ کہ ۱۹۱۴ء تک بھی یہ نظریہ ان حقائق کی معقول تشریح کر رہا تھا جو فان لائے (VON LAUE) نے روشنی کی ایکس شعاعوں کے متعلق دریافت کیے تھے اور جن کی دریافت پر اس سائنسدان کو نوبیل (NOBEL) کا انعام دیا گیا تھا لیکن ۱۹۳۲ء میں جب اسے انعام حاصل کیے ہوئے ابھی نو ہی سال گزرے تھے یہ نئی علمی حقیقت سامنے آئی کہ ایکس شعاعیں منتشر ہو جاتی ہیں اور یہ حقیقت ایسی تھی کہ روشنی کا قدیم نظریۂ امواج اس کی معقول تشریح کرنے سے قاصر تھا۔ لہٰذا روشنی کا ایک نیا نظریہ ایجاد کیا گیا جسے نظریۂ ذرات یا نظریۂ کوانٹم (QUANTUM THEORY) کہتے ہیں۔ اب یہ نظریہ قدیم اور جدید تمام حقائق علمی کی معقول تشریح کر سکتا ہے اگر ہوک کا وجدان اس قدر تیز یا قوی ہوتا کہ اس کے ذہن میں یہ بات آ جاتی یا ہوک (HOOKE) سے بہتر حقائق عالم کا وجدان رکھنے والا کوئی شخص اسے بتا دیتا کہ نور امواج کی صورت میں نہیں بلکہ ذرات کی صورت میں ہونا چاہیئے تو یہ نظریہ روشنی کے متعلق نہ صرف اس وقت کے علمی حقائق کی بلکہ آج تک کے دریافت کیے ہوئے تمام علمی حقائق کی تشریح کے لیے کفایت کرتا۔ تاہم اس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جوں جوں معلوم اور مسلّم حقائق کی تعداد بڑھتی جاتی ہے حقیقت اشیاء کے متعلق ہمارا وجدانی تصوّر بھی زیادہ سے زیادہ درست ہوتا جاتا ہے اور یہ کہ حقیقت اشیاء کا صحیح تصوّر ہی تمام علمی حقائق کی معقول اور مکمل تشریح کر سکتا ہے اس سے یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ ضروری ہے کہ ہم حقائق علمی کی ترقی کی وجہ سے بالآخر حقیقت اشیاء کے ایسے وجدانی تصوّر پر پہنچ جائیں جو کامل طور پر صحیح ہو اور جو پوری کائنات کے ان تمام علمی حقائق کی معقول اور کامل طور پر تسلّی بخش تشریح کر سکے جو قیامت تک دریافت ہوتے رہیں۔ (جاری ہے)

تبادلہ خیال

مولانا ابو الکلام آزاد کی تفسیر

کے بارے میں

عمان سے گلزار احمد صاحب کا مکتوب بنام مولانا سید اخلاق حسین قاسمی

محترم و مکرم جناب اخلاق حسین قاسمی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ
اُمید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے - "حکمت قرآن" میں آپ کا ایک مختصر سا مضمون "مولانا آزاد بحیثیت مفسر قرآن" پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے - چونکہ میں ماہنامہ میثاق اور حکمتِ قرآن دونوں کا باقاعدہ قاری ہوں اس لئے آپ کے کچھ اور مضامین بھی نظر سے گزرے ہیں -

میں اس بات کی کامل تائید کرتا ہوں کہ مولانا ابوالکلام آزادؒ جیسا مفسّر قرآن ہندوستان میں پیدا نہیں ہوا ہے - میری یہ دیرینہ خواہش تھی کہ مولانا کی تفسیر کو کوئی صاحب علم انسان پایۂ تکمیل تک پہنچاتا اور اس بارے میں میں نے مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا تھا لیکن مولانا نے بیماری اور عدیم الفرصتی کی بنا پر معذرت کر دی ہے -

"مولانا آزاد سٹڈی فورم دلی" مولانا آزاد پر کس نوعیت کا کام کر رہا ہے؟ کاش کوئی صاحب علم و فکر مولانا کے کام کو جو وہ قرآن کریم کی تفاسیر کے بارے میں کرنا چاہتے تھے پایۂ تکمیل تک پہنچاتا !

اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو — مخلص گلزار احمد

مولانا قاسمی مدظلہ، کا وضاحتی جواب

" اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا آزاد کی تفسیر کا بقیہ کام کوئی دوسرا ابوالکلام ہی کر سکتا ہے، ہمارے بزرگوں میں دہلی کے مشہور عالم مولانا احمد سعید صاحب